وہابی توحید

حسب فرمائش

پیر طریقت، راہبر شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمہ

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف (گجرات)

مؤلفہ

ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری ضیائی اشرفی علیہ الرحمہ

ناشر

قادری کتب خانہ سیالکوٹ

تحصیل بازار

۹۰ سیٹھی پلازہ

وہابی توحید

حسب فرمائش

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف گجرات

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ سیالکوٹ

الناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

جامع مسجد شان رسول
خطیب

جامع مسجد شان رسول
خطیب

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ـــــ وہابی توحید

تالیف ـــــ مولانا علامہ ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری

ناشر ـــــ محمد حامد ضیاء

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

ٹائیٹل ـــــ محمد ارشد سلیم قادری (چنوں معم)

قیمت ـــــ

فون نمبرز

دفتر ۵۹۱۰۰۸

رہائش ۵۸۶۶۷۳

دعوت غور وفکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات اہل سنت وجماعت کے احباب پر شرک وکفر کے فتووں کی بوچھاڑ کرتے ہیں، اور جو شرک نہیں اس کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔ اس کے لیے وہ توحید کا سہارا لیتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت حضرات کو بھی شرک سے نفرت ہے بلکہ مشرکین کا قلع قمع اولیائے کاملین نے ہی کیا ہے مثلاً داتا گنج بخش علی ہجویریؒ حضرت غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتیؒ خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ سید الطائفہ ابوالحسن خرقانیؒ سلطان محمود غزنویؒ۔ سلطان العارفین امام علی الحقؒ تارک السلطنت خواجہ جہانگیر سمنانی وغیرہم علیہم الرحمۃ کے حالات کے مطالعہ سے حقیقت اظہر من الشمس ہے۔ یہ سب کے سب اہلسنت وجماعت کے ہی اکابر ہیں۔

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کا خیال ہے کہ توحید کو ہم ہی سمجھتے ہیں۔ اور توحید پر صحیح ایمان ہمارا ہے جو قطعاً غلط ہے بلکہ دیوبندی اور اہلحدیث اکابر نے صفات باری تعالیٰ جو بیان کی ہیں، عام مسلمان بھی خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہرگز ہرگز تسلیم نہ کرے گا۔

اس کتاب میں دیوبندی اور اہلحدیث اکابر کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کی خود ساختہ توحید درج کی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحب عقل وفہم حضرات تعصب اور حسد کو بالائے طاق رکھکر انصاف فرمائیں۔ کہ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی صفات بیان کرنے والے اور ان صفات پر ایمان رکھنے والے موحد اور مسلمان ہیں؟

خادم دین مبین

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری الاشرفی غفرلہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے متعلق وہابیوں کے عقائد!

اللہ سب سے بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ وہ کہتا ہے۔

عقیدہ: إِنَّهُ بِقَدْرِ الْعَرْشِ لَا أَصْغَرُ وَلَا أَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ نہ اس سے چھوٹا ہے، اور نہ اس سے بڑا ہے۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص[illegible] مطبوعہ مصر)

قارئین کرام! امام الوہابیہ ابن تیمیہ کے اس عقیدہ سے اظہر من الشمس ہے کہ اس کے نزدیک اللہ اکبر کہنا درست نہیں ہے کیونکہ اللہ اکبر کا معنے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور ابن تیمیہ کہتا ہے کہ اللہ عرش سے نہ بڑا ہے، اور نہ چھوٹا ہے، بلکہ عرش کے برابر ہے، جب برابر ہے۔ تو پھر وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سب سے بڑا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد ابن قیم کا عقیدہ ہے:

عقیدہ: وَزَعَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ حَقًّا فَوْقَهُ الْقَدَمَانِ۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ عرش معلی اور کرسی کے اوپر موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں۔

(قصیدہ نونیہ از ابن قیم ص[illegible])

اللہ تعالیٰ کے وزن سے کرسی چرچر کرتی ہے

امام الوہابیہ وحید الزمان نے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ [illegible] کے تحت لکھا ہے کہ،

عقیدہ: جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے۔ تو چار انگل بھی بڑھی [illegible] رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔ (قرآن پاک [illegible] وحید الزمان)

عرش معلی چرچر کرتا ہے!

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت سے عرش کا چرچر کرنا لکھا ہے۔

"اللہ کی بہت بڑی شان ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ سارے آسمان اور زمین کو عرش اس کا قبہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے اس شہنشاہ کی عظمت نہیں تھام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت سے چرچر بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت اس کی بڑائی کا بیان کر سکے!"

(تقویۃ الایمان ص[illegible] مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالیٰ کی ذات کو سجدہ کرنے کی ممانعت

عقیدہ: سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو۔ نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو۔ کیونکہ جو زندہ ہے۔ سو ایک دن مرنے والا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۶۰)

اسماعیل دہلوی قتیل کی اس عبارت کا یہ جملہ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے' غور طلب ہے۔ اسماعیل دہلوی کے قانون کے مطابق اس میں خدا تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے ممانعت ہے کیونکہ ہمارا خدا تعالیٰ تو زندہ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ اسماعیل دہلوی یہ درس دے رہے ہیں کہ زندہ کو سجدہ نہ کیجئے۔ اور ساتھ ہی آخر میں یہ مفروضہ درج کر دیا کہ کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے۔

حالانکہ خدا تعالیٰ الحی القیوم زندہ بھی ہے اور نہ مرنے والا ہے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

مولوی وحید الزمان ہی آیۃ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى کا ترجمہ کرتے ہیں کہ:

عقیدہ: وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔ (تبویب القرآن ص۴۲)

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔ پھر تخت پر جا بیٹھا۔

(تبویب القرآن ص۵)

مولوی وحید الزمان حیدرآبادی نے اپنی کتاب ہدیۃ المھدی (جس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے مشتمل بر عقائد اہلحدیث) میں بھی اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ (ہدیۃ المھدی ص۱۰ ج۱)

وہابیوں کے مولوی محمد یونس دہلوی اور مولوی محی الدین رقم طراز ہیں کہ:

عقیدہ: اللہ عرش پر ہے۔ مگر اس فوق اور استوار کی حقیقت اللہ کے

۱؎ ہدیۃ المھدی کتاب قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے ۵ روپے میں مل سکتی ہے۔

سوا کسی کو معلوم نہیں۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت اور تاویل سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ (دستور المتقی فی احکام النبی ص۱۹ تحفہ محمدیہ ص۳ ج۱)

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عبد الجبار سلفی آف کراچی لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ: خدا تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے۔ (استواء علی العرش ص۳۵)

عقیدہ: صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بذاتہ عرش عظیم پر مستوی ہے۔ ہر جگہ نہیں۔ (استواء علی العرش ص۳۷)

وہابیہ نجدیہ کے شہرہ آفاق ہفت روزہ 'الاعتصام' میں لکھا ہے کہ:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ عرش بریں پر قائم ہے۔ اور وہ جہت علو میں ہے۔ (الاعتصام ص۸، ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

وہابیوں کے مولوی عبد الستار دہلوی نے فتویٰ دیا ہے کہ:

عقیدہ: خدا ذو القدوس کا صاحب عرش اور مستوی عرش عظیم ہونا بالکل حق اور صحیح ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۱۳ یکم جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ)

عقیدہ: جماعت اہلحدیث کا اعتقاد اور ایمان یہ ہے کہ خدائے عزوجل بذاتہ المنزہ تمام مخلوق سے بائن اور عرش عظیم پر مستوی ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۸ یکم جمادی الاول ۱۳۹۳ھ)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے جو وصف اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے (جیسے عرش عظیم پر مستوی ہونا) جس نے اس کا انکار کیا وہ بھی کافر ہوا۔ (فتاوی ستاریہ ص۸۵ ج۲)

مولوی عبد الستار دہلوی کا ایک اور فتوے فتاوی ستاریہ میں موجود ہے۔ وہ سوال وجواب دونوں درج کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ: سوال:۔ زید نے بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے۔ قرآن شریف میں فرمان الٰہی موجود ہے کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ زید نے کہا یہ بات

بالکل غلط ہے۔ اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا کوئی مکان نہیں اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ الآیۃ۔ بکر نے جواب دیا کہ بھائی یہ معنی آپ نے غلط سمجھا ہے۔ یہ تو خدا کا علم ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔

جواب:۔ زید کا قول بشل بول اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزۃ کا عرش پر مستوی ہونا ثابت ہے۔ آیت قرآنی ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے
اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وہ رحمان ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے۔ (فتاوی ستاریہ ص۸۳ ج۲ مطبوعہ کراچی)

ناظرین کرام! اکابر وہابیہ نے اپنے مندرجہ بالا اعتقاد میں اللہ تعالیٰ کو کرسی اور عرش معلے کے برابر قرار دے کر اس کو محدود بنا دیا۔ حالانکہ رب کریم جل جلالہ لامحدود ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی مثل قرار دے دیا۔ جب کہ رب کریم جل جلالہ کا اعلان ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز جب اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ اور اس پر بیٹھا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ عرش معلے کا محتاج بھی ہوا۔ لیکن قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ (پ ع) بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

یہاں پر استواء کا معنے توجہ فرمانا ہے۔ قرار پکڑنا نہیں۔ توجہ فرمانے سے رب کریم کی شانِ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ محتاج ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد اعظم ابن تیمیہ کے نزدیک تو

اللہ تعالیٰ محتاج ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے [...]دہ میں لکھا ہے:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کل جزء کا محتاج ہے۔ (فتاوی حدیثیہ ص۱۱۶ مطبوعہ مصر)

اکابر وہابیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو ملائکہ نے اٹھا رکھا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ (پ۲۴ ع۲)
وہ ملائکہ، جو عرش اٹھاتے ہیں۔ اور جو اس کے گرد ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں۔

وہابیہ کے عقائد اور قرآنی آیت دونوں کو سامنے رکھا جائے تو پھر وہابیوں کے نزدیک ملائکہ نے اللہ تعالیٰ کے بوجھ کو مع عرش کے بوجھ کے اٹھا رکھا ہے۔ نیز اس سے خداوند کریم کا محیط ہونا بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ رب کریم نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ (پ ع)
اور اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرشتوں کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چوفیرے گھیرے ہوئے ہیں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ عرش معلے کو ملائکہ محیط ہیں۔ جب عرش معلے کو ملائکہ محیط ہیں تو وہابیوں کے نزدیک جو اس کے اوپر قرار پکڑتے ہے اور چڑھا ہوا ہے تو اس خداوند کریم کو بھی ملائکہ محیط ہیں نیز ایسے عقائد کی بناء پر رب تعالیٰ کو محتاج ماننا [...] گا۔ یہ سب کچھ کفر ہے۔

اللہ تعالےٰ مجسم ہے!

شیخ الاسلام ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے مجدد الوہابیہ ابنِ تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: قوله بالجسمية والجهة وہ (ابن تیمیہ) اللہ تعالےٰ کا جسم اور جہت قرار دیتا تھا۔ (فتاوٰی حدیثیہ ص۱۰۰ مطبوعہ مصر)

عقیدہ: اللہ تعالےٰ مرکب ہے۔ (فتاوٰی حدیثیہ ص۱۰۰)

وہابیوں کے مولوی عبد الجبار سلفی آف کراچی نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: دستِ خداوندی کا حقیقی (مثل انسانوں کے) ہونا صحیح ہے۔ (استواء علی العرش ص۲۵)

وہابیوں کے مفسر اور محدث مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:

وله (تعالى) وجه وعين ويد وكف وقبضة واصابع وساعد وذراع وصدر وجنب وحقو وقدم ورجل وساق وكنف كما تليق بذاته المقدسة (ہدیۃ المہدی ص۹)

اللہ تعالےٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

وہابیہ نجدیہ کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ اور رُوحِ رواں امام عبد اللہ غزنوی کے شاگرد اور وہابیوں کے شہرۂ آفاق مصنف قاضی عبد الاحد خانپوری نے اپنے فرقہ کے امام اور سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: رب تعالےٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۲۳)

قاضی عبد الاحد خانپوری نے مزید لکھا ہے کہ:

عقیدہ: مولوی ثناء اللہ امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۳)

اللہ تعالےٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فرقہ کے محدث اور مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: اللہ تعالےٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۵ء)

اللہ تعالےٰ کے حاضر و ناظر سے انکار

امام الوہابیہ عبد الستار دہلوی کا فتوےٰ ہے۔

عقیدہ: خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرقِ ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔ (فتاوٰی ستاریہ ص۸۴ ج ۲)

عقیدہ: اللہ تعالےٰ ذو العرش اپنی ذات سے عرشِ عظیم پر مستوی اور موجود ہے۔ وہ ہر مکان میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ عرشِ بریں پر تمام مخلوق سے الگ اور جدا ہے۔ (الاعتصام لاہور ص۳، ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

وہابیوں کے امام مولوی عبد الستار دہلوی سے کسی نے سوال کیا کہ:

میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر میں کہتا ہوں کہ خدا ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ کس کی بات صحیح ہے؟

دہلوی صاحب نے جو جواب دیا وہ یہ ہے:

عقیدہ: آپ کا قول بالکل صحیح اور قرآن و حدیث کے موافق ہے۔ خداوند تعالیٰ بذاتہٖ عرشِ معلّٰے ساتوں آسمانوں کے اوپر متمکن ہے۔ اور اُس کا علم ہر جگہ ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۵، ۵ ذوالقعدہ ۷۶ھ)

اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے کہ:
عقیدہ: اللہ تعالیٰ کو جہت اور مکان سے پاک اور منزہ سمجھنا حقیقی بدعت ہے۔ (ایضاح الحق الصریح ص۳۵، ۳۶ مطبوعہ فاروقی دہلی)

اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں!

وہابیوں کے مفسر اور محدث وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ:
عقیدہ: اہلحدیث اللہ تعالیٰ کی ان سب صفات کو جو قرآن اور حدیث میں وارد ہیں۔ اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں۔ اُن میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے۔ جب غضب اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے تو غیرت بھی اس کی صفات میں سے ہوگی۔ غضب زائد اور کم ہو سکتا ہے۔ اور تغیر اللہ کی ذات اور صفات حقیقیہ میں نہیں ہوتا۔ لیکن صفات افعال میں تو تغیر ضرور ہے۔ مثلاً گناہ کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ پھر توبہ کرنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ اور کبھی کلام نہیں کرتا۔ کبھی اترتا ہے کبھی چڑھتا ہے۔ غرض صفات الفعلیہ کا حدوث اور تغیر اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے۔
(تیسیر الباری ص[illegible] ج۴ از وحید الزماں)

وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ بھی شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ:
عقیدہ: اللہ تعالیٰ محل حوادث ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶)

وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی کے شاگرد قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی اپنی کتاب اقامت البرہان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو حادث قرار دیا ہے۔

وہابیوں کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنی تصنیف ہدیۃ المہدی میں لکھا ہے۔

الصفات الفعلیۃ حادثۃ عند الاکثرین من اصحابنا۔ — ہمارے اکثر وہابی بزرگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ حادث ہیں۔

(ہدیۃ المہدی ص۱۱ ج۱)

اکابر وہابیہ کے یہ عقائد بھی شانِ خداوندی کے صریحاً خلاف ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ — اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں اور آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔ اُسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔ (پ۳ ع۲)

خداوند کریم کی صفات میں قائم و دائم رہنا بھی ہے۔ متغیر ہونے کا کوئی شائبہ بھی نہیں۔ کیونکہ جو متغیر ہے وہ حادث ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اور اُس کی ذات و صفات کو حادث قرار دینا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ موجب بالذات ہے

ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ:
عقیدہ: اللہ تعالیٰ موجب بالذات ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶)

آخرت میں دیدار الٰہی کا انکار

وہابیوں کے قاضی عبدالاحد خانپوری نے لکھا ہے کہ،
عقیدہ : آخرت میں دیدار باری تعالے نہیں ہو گا ۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۲)

اللہ تعالے کے علم غیب ذاتی کا انکار

امام الوہابیہ محمد اسماعیل دہلوی قتیل نے رب کریم جل جلالہ کے علم غیب ذاتی کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے :
عقیدہ : سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے ۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے ۔ (تقویۃ الایمان ص۲۱ مطبوعہ دہلی)
دریافت کسی سے کیا جاتا ہے جس کو ذاتی علم ہو وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا ۔ دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے ۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صریحا کفر ہے ۔ اور قرآن وحدیث سے کھلم کھلا بغاوت کرتا ہے ۔
دیوبندیوں کے مولوی غلام خاں کے استاد مولوی حسین علی واں بھچراں نے تو ذاتی علم غیب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے ۔

اللہ تعالے کو انسانوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں

عقیدہ : اور انسان خود مختار ہے ۔ اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے ۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا ۔
(بلغۃ الحیران ص۱۵۷ مصنفہ مولوی حسین علی استاذ مولوی غلام خان)

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن نے بھی قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالے کے علم غیبی [illegible]

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ۝	کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں ۔ اور ابھی تک معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو ۔ (پ۴ ع۵)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ،
کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے ۔ (حالانکہ) ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے کہ) وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے ۔ میرے اعلیٰحضرت امام اہلسنت حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو ایمان افروز ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے ۔
کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ۔

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا فتوے

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں :

من اعتقد ان اللّٰہ لا یعلم الاشیاء قبل وقوعہا فھو کافر وان عد قائلہ من اھل البدعۃ " (شرح فقہ اکبر ص۳۰)	جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالے کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے ۔ اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو ۔

اللہ تعالے بھولا دینے والا ہے

دیوبندیوں کے شیخ محمود الحسن نے اللہ تعالے کو بھولا دینے والا اور اللہ تعالے

سے بھول سرزد ہونا قرآنی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (پ۲۱ ع ۱۵) — سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا، اپنے دن کے ملنے کو، ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے والا لکھا ہے
"تو اب اس کا مزہ چکھو، تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے ہم نے تم کو بھلا دیا۔"

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ؛
"سو اب آگ کے) مزے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا۔ آج ہم بھی تمہیں بھلا دیں گے۔"

میرے اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ عظمتِ خداوندی کو آشکار کرنے والا ہے۔
"اب چکھو بدلا اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔"

دیوبندیوں کے محمود الحسن نے دوسرے مقام پر اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ (پ۱۰ ع ۱۵) — بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو۔

مولوی فتح محمد جالندھری دیوبندی نے ترجمہ کیا ہے کہ۔
"انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے ان کو بھلا دیا۔"

مجددِ مائۃ حاضرہ، امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔
"وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔"

لہ دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل وکمال اور معدن حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیاتِ اشرف ص۴۹) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

اللہ تعالیٰ دغا دینے والا ہے

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن نے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دغاباز لکھ دیا ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (پ۵ ع ۱۷) — البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے، اور وہی ان کو دغا دے گا۔

اللہ تعالیٰ دھوکہ میں رکھنے والا ہے

نام نہاد مبلغ اسلام مولوی مودودی نے اسی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ میں ڈال رکھنے والا لکھا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ "یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔" (تفہیم القرآن پ۵ ع ۱۸)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ؛
"منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں۔ (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ مذاق کرتا ہے

مولوی مودودی نے اللہ تعالیٰ کو مذاق کرنے والا بھی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ — اللہ اُن سے مذاق کر رہا ہے۔
(تفہیم القرآن) (پ ۱ ع ۲)

اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے اس کا ترجمہ اس انداز سے کیا ہے جو شانِ الوہیت کا شایان ہے۔ اور وہ یہ ہے۔
بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

اللہ تعالے داؤباز ہے

دیوبندیوں کے امام مولوی محمود الحسن نے اللہ تعالے کو داؤباز بھی لکھ دیا ہے۔
وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ○ (پ ۹ ع ۱۸) — اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا۔ اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔
میرے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کا ترجمہ ایسا صحیح کیا ہے۔ وہ شانِ ربوبیت کو عیاں کرتا ہے۔ "اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے۔ اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے"۔

اللہ تعالے چالباز ہے!

جماعتِ اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اس آیۂ شریفہ کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالے کو چالباز قرار دیا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔
"اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔"
(تفہیم القرآن پ ۹ ع ۱۸)
دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے کہ:
"ادھر تو وہ چال چل رہے تھے اور ادھر خدا چال چل رہا تھا۔ اور

خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔"
قُلِ اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا ؕ (پ ۱۱ ع ۸) — ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔
اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ ؕ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (تفہیم القرآن پ ۹ ع ۲) — کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔
تفہیمات میں مودودی صاحب نے ترجمہ کیا ہے:
"اور کیا وہ اللہ کی چال سے بے خوف ہو گئے ہیں سو اللہ کی چال سے تو وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے۔" (تفہیمات ج ۱ ص ۱۹۵ سطر ۲ تا ۸)

اللہ تعالے مکار ہے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالے کو مکر کرنے والا (مکار) لکھ دیا ہے۔ اور لوگوں کو اللہ کے مکر سے ڈرایا ہے۔ وہ جملہ یہ ہے۔
"سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہیئے۔" (تقویۃ الایمان ص ۵۵)

بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے مزید لکھا ہے:
عقیدہ ۱۰ بُرے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۰)

خدا تعالےٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے

وہابیوں کے مولوی وحید الزماں حیدرآبادی نے اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا ہے کہ:

وَالظُّهُورُ فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ

اللہ تعالےٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص۲ مطبوعہ دہلی)

وہابیہ نجدیہ کے اس عقیدہ کی رُو سے خدا تعالےٰ گائے، بیل کی صورت میں بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ پھر وہابیوں کے نزدیک کفار کا گائے کو پوجنا عین توحید ہوئی۔

اللہ تعالےٰ فاعل مختار نہیں!

شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ،

عقیدہ: اللہ تعالےٰ فاعل مختار نہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۸۶)

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مشترکہ امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل خدا تعالےٰ کے جھوٹ بول سکنے پر بڑے زور شور سے قائل ہیں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔

عقیدہ: پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد الیٰ قولہ الا لازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی باشد۔

پس ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالےٰ کا جھوٹ محال بالذات ہو۔ ورنہ لازم

آئے گا کہ انسانی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔

(رسالہ یکروزہ فارسی ص۱۷ مطبوعہ ملتان)

عقیدہ: عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ مے شمارند و او را جل شانہ، بآں مدح میکنند بر خلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسی بعدم کذب مدح نمی کند و نیز ظاہر ہست کہ صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب می دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بہ منزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ یا ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند میگردد یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید ایں اشخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند۔

جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالےٰ کے کمالات سے گنتے ہیں۔ اس سے اس کی مدح کرتے ہیں۔ بخلاف گونگے اور پتھر کے ان کو کوئی عدم کذب کے ساتھ مدح نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہی صفت کمال یہی ہے۔ کہ کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لیے جھوٹ بات نہ بولے۔ وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے جس کی زبان ماؤف ہوگئی ہو۔ یا جب کبھی جھوٹ بات بولنے کا ارادہ کرے۔ اس کی آواز بند ہو جاتے یا کوئی اس کا منہ بند کردے۔ یہ لوگ عقلمندوں کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہیں۔

(یکروزہ ص۱۷ مطبوعہ ملتان)

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے کہنا عین ایمان ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲، ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

عقیدہ: امکان کذب باری کفر نہیں ہے۔ (شمع توحید ص۱۲)

دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ رشید گنگوہی اپنا عقیدہ لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ: امکانِ کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اس کے خلاف پر وہ قادر ہے۔ مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۷ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

قارئین کرام! دیکھا وہابیوں کے امام اور قطب گنگوہی نے کس دلیری سے قدرتِ الٰہیہ کو کذب اور جھوٹ جیسے معیوب اور ناپاک الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ کیا کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا سننے کی تاب رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے؟ ہاں دیوبندیوں کے قطب گنگوہی نے اپنا یہ عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے ؎

جھوٹ اور بے شرم دُنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے۔ جیسا کہ مُلا علی قاری محدث رحمۃ اللہ القوی نے بیان فرمایا ہے۔

اِنَّہٗ لَا یُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا یَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ اَنَّہٗ یَقْدِرُ وَلَا یَفْعَلُ۔
(شرح فقہ اکبر ص ...)

اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے اور یہ کہ محال قدرت کے نیچے نہیں ہے۔ لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے کرتا نہیں۔

آدمی جو بُرے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے

وہابیوں کے شیخ الہند اور رشید گنگوہی کے شاگرد اور مُرید مولوی محمود الحسن نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: افعالِ قبیحہ مقدورِ باری تعالیٰ ہیں۔ (الجہد المقل ص ۸۳ جلد اول)

دیوبندیوں کے شیخ کے اس عقیدہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ زنا، چوری، شراب خوری، نجاست، غصب، حق تلفی اور بے انصافی وغیرہم جیسے افعالِ قبیحہ پر قادر ہے۔

عقیدہ: افعالِ قبیحہ کو مثل دیگر ممکناتِ ذاتیہ مقدورِ باری جملہ اہلِ حق تسلیم کرتے ہیں۔ (الجہد المقل ص ۴۱ ج ۱)

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی امکانِ کذب کے متعلق لکھتے ہیں۔

عقیدہ: امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے۔ کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۲ مطبوعہ دیوبند)

الغرض! وہابیوں کے شیخ کی عیاری اور مکاری ملاحظہ فرمائیں کہ خود تو بد عقیدہ ہے، مگر اپنی بد عقیدگی میں اہلِ حق کو ملوث کر دیا ہے۔ حالانکہ اہلِ حق کا عقیدہ اس عقیدہ باطلہ کے صریحاً خلاف ہے۔

وہابیوں کے خُدا میں نقص اور عیب ہو سکتا ہے

ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نقص اور عیب سے بالکل منزہ اور پاک ہے مگر وہابیوں کے اماموں کی تحریرات جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے امکانِ کذب اور خلافِ وعید پر بہت زور دیا ہے سے اللہ تعالیٰ کا معیوب ہونا جانتے ہیں کیونکہ جھوٹ اور وعدہ خلافی عیب اور نقص ہے۔ جیسا کہ تفسیر قادری میں قرآن پاک کی آیت وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا کے تحت لکھا ہے کہ:

"اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں۔ اس واسطے کہ جھوٹ نقص ہے۔ اور حق تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے۔"

تفسیر بیضاوی میں بھی اس آیۂ شریفہ کے تحت لکھا ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا اِنْکَارٌ اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدٌ اَکْثَرَ صِدْقًا مِّنْہُ فَاِنَّہٗ لَا یَتَطَرَّقُ الْکِذْبُ اِلٰی خَبَرِہٖ بِوَجْہٍ

لِاَنَّہٗ نَقصٌ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ۔

(یہ انکار استفہامی ہے) کہ کیا کوئی اللہ تعالےٰ سے سچ بولنے میں زیادہ ہے۔ پس لازم ہے کہ اس پر کذب یا خلف وعید کا الزام ہرگز نہ لگایا جائے کہ اس کی خبر میں واقع ہو۔ کیونکہ یہ ذات باری میں نقص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

علامہ شربینی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر سراج المنیر میں فرمایا ہے۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗ فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْخُلْفَ فِیْ خَبَرِ اللّٰہِ مُحَالٌ۔ اللہ تعالےٰ پر خلف وعید محال ہے۔

(تفسیر سراج المنیر ص۸)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

مِنْ صِفَاتِ کَلِمَۃِ اللّٰہِ صِدْقًا وَ الدَّلِیْلُ عَلَیْہِ اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَ النَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ۔

سچ بولنا اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالےٰ کی ذات پر نقص ہے۔ اور اللہ تعالےٰ میں نقص ہونا محال ہے۔ (تفسیر کبیر ص۱۳۸ جلد ۴)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ الباری نے تو واضح الفاظ میں فتوے صادر فرمایا ہے۔

لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَّظُنَّ بِاللّٰہِ الْکِذْبَ بَلْ یَخْرُجُ بِذَالِکَ عَنِ الْاِیْمَانِ۔ (تفسیر کبیر ص۸۱ ج ۵)

کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ خدا پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا کرنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

تفسیر لباب التاویل میں ہے۔

لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ۔ (تفسیر لباب التاویل ص۴۱۲ ج ۱)

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کوئی نہیں وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اس کا کذب ممکن نہیں ہے۔

تفسیر ابو السعود میں ہے۔

الکذب محال علیہ سبحانہٗ دون غیرہ۔ (تفسیر ابو السعود ص۳۶ ج ۳)

اور کذب اللہ تبارک وتعالےٰ ہی پر محال ہے۔

علامہ معین الدین کاشفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا از خدائے تعالیٰ یعنی نیست از وے راست گوئے تر از جہت قول و وعدہ یعنی کذب را در سخن و وعدہ حق راہ نیست زیرا کہ آں نقص ست و خدائے از نقص مبرا است۔ (تفسیر حسینی ص۱۲۵)

علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

"لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یخلف المیعاد وَ لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ۔ (تفسیر خازن ص۳۸۵ ج ۱)

علامہ نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنْہُ فِیْ اَخْبَارِہٖ وَ وَعْدِہٖ وَ وَعِیْدِہٖ لِاسْتِحَالَۃِ الْکِذْبِ عَلَیْہِ لِقُبْحِہٖ۔ (تفسیر مدارک)

غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی کذب اور جھوٹ کو اوصاف ذمیمہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"وعدہ کی سچائی صفات حمیدہ میں سے ہے جیسے خلف وعدہ اوصاف ذمیمہ میں سے ہے۔ (ترجمان القرآن ص۳۵۹ پ۱۶ سورۃ مریم)

وہابیہ کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ (تیسیر الباری ص۹۲ ج ۲)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا اسلاف اور اکابر وہابیہ کے حوالہ جات سے

اظہر من الشمس ہے کہ جھوٹ، غیبت الاشد اور نقص اوصاف ذمیمہ میں سے ہے۔ اور اللہ کریم پر جھوٹ کا الزام لگانے والا ظالم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میں عیب، نقص اور اوصاف ذمیمہ کا ہو سکنا تسلیم کرنا کسی مسلمان کو گوارا نہیں۔ کیونکہ اللہ کریم کی ذات ہر قسم کے عیب، نقص اور اوصاف ذمیمہ سے پاک ہے۔

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن — تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تو نے اقرار وقوع — اُف لے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

وہابیوں کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے بھی مولوی محمود الحسن کا عقیدہ لکھا ہے کہ،

اللہ تعالیٰ سے چوری و شراب خوری ہو سکتی ہے

چوری و شراب خوری و جہل و ظلم سے معارضہ کم فہمی سے ناشی ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ مسئلہ اہل کلام ہے جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے۔ (تذکرۃ الخلیل ص۱۳۵)

قارئین کرام! وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے جیسے یہ لکھ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر جھوٹ نہ بول سکے۔ تو انسان کی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی طرح وہابیوں کے امام ابن حزم نے بھی اپنی کتاب الملل والنحل میں یہ کفریہ عقیدہ لکھ دیا ہے کہ:

إِنَّهُ تَعَالٰى قَادِرٌ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا — اللہ تعالیٰ اپنے لیے بیٹا بنانے پر قادر ہے
إِذْ لَوْ لَمْ يَقْدِرْ لَكَانَ عَاجِزًا — اگر وہ قادر نہ ہو تو پھر عاجز ہوگا۔

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: وہی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی مندرجہ بالا عبارات اور عقائد کفریہ کا بھی جواب ہے۔ علامہ نابلسی فرماتے ہیں:

[illegible] هٰذَا الْمُبْتَدِعُ [illegible] عَمَّا يَلْزَمُ عَلٰى هٰذِهِ [illegible] الشَّنِيعَةِ مِنَ اللَّوَازِمِ [illegible] تَدْخُلُ تَحْتَ وَهْمٍ وَكَيْفَ [illegible] الْعَجْزُ إِنَّمَا يَكُونُ لَوْ كَانَ [illegible] وَجَاءَ مِنْ نَاحِيَةِ الْقُدْرَةِ [illegible] لَا لِعَدَمِ قَبُولِ الْمُسْتَحِيلِ [illegible] الْقُدْرَةِ فَلَا يَتَوَهَّمُ عَاقِلٌ [illegible] هٰذَا عَجْزٌ۔

اس بدعتی (ابن حزم) کی بدحواسی دیکھیے کیونکر غافل ہوا اس قول شنیع پر کیا کیا قباحتیں لازم آتی ہیں۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ سمائیں۔ اور اس کا وہم کس طرف گیا۔ عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے ہو۔ اور جب یہ وجہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا۔ تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہیں گزرے گا۔

بعد ازاں علامہ نابلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

[illegible] فَذٰلِكَ التَّقْدِيرُ الْفَاسِدُ [illegible] إِلَى التَّخْبِيطِ عَظِيمٍ لَا يَبْقٰى [illegible] الشَّخْصُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا مِنَ الْعَقْلِ لَاتٌ أَصْلًا۔

یہ تقدیر فاسد (کہ اللہ تعالیٰ محالات پر قادر ہے) وہ سخت درہمی اور برہمی کا باعث ہوگی جس کے ساتھ نہ ایمان رہے نہ اصلا احکام عقل کا نشان۔

اس کے بعد ایسے عقائد اور نظریات کی تعلیم دینے کا انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

[illegible] فَعُلِمَ هٰهُنَا لِابْنِ حَزْمٍ هَذَيَانٌ [illegible] الْبُطْلَانِ لَيْسَ لَهُ قُدْوَةٌ وَ [illegible] إِلَّا شَيْخُ الضَّلَالَةِ إِبْلِيسُ

مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی جس میں اس کا پیشوا اور رئیس گمراہی کے سردار ابلیس کے سوا کوئی نہیں۔

ان عقائد میں اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ جیسے قبیح اور گندے عیب کی نسبت کرنے اور اس کا امکان ثابت کرنے پر ہی اکتفا نہیں بلکہ تمام صفات کمالیہ کے خلاف کا نقص اور تحت قدرت ہونا وصف کمال ہونے کے لیے ضروری کر دیا۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
اَلْحَیُّ وہ زندہ ہے۔ تو اب ان بدنصیبوں کے نزدیک حیاتِ الٰہی جب کم[illegible]
ہوگی جبکہ معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کی موت ممکن ہو۔

اللہ تعالےٰ علیم ہے۔ ان گمراہوں کے نزدیک اس کا عالم ہونا جب ہی صفت[illegible]
کمال ہوگا جب کہ اس کا جاہل ہونا ممکن ہو۔

اللہ تعالےٰ مالک ہے۔ مگر ان وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ کا مالک ہو[illegible]
جب ہی کمال ہوگا جبکہ اس کا مالک نہ ہونا بھی ممکن ہو۔

اکابر وہابیہ نے یہ عقیدہ گمراہ فرقہ معتزلہ سے لیا ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ[illegible]
نے اپنی تفسیر بے نظیر میں معتزلہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

قَالَتِ الْمُعْتَزِلَۃُ اَلْاٰیَۃُ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ قَادِرٌ عَلَی الظُّلْمِ لِاَنَّہٗ تَمَدَّحَ بِتَرْکِہٖ وَمَنْ تَمَدَّحَ بِتَرْکِ فِعْلٍ قَبِیْحٍ لَمْ یَصِحَّ مِنْہُ ذٰلِکَ التَّمَدُّحُ اِلَّا اِذَا کَانَ ھُوَ قَادِرٌ عَلَیْہِ اَلَا تَرٰی اَنَّ الزَّمِنَ لَا یَصِحُّ مِنْہُ اَنْ یَّتَمَدَّحَ بِاَنَّہٗ لَا یَذْھَبُ فِی اللَّیَالِیْ اِلَی السَّرِقَۃِ۔

معتزلہ نے کہا آیت اس پر دلالت کر[illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے۔ اس لیے کہ ترکِ ظلم پر اس کی مدح کی جاتی ہے اور کسی قبیح کام کے ترک پر اس وقت تک مدح کرنا درست نہیں ہوتا جب تک کہ اس پر قادر نہ ہو دیکھو اپاہج کی یہ مدح کرنا صحیح نہیں ہے کہ وہ راتوں میں چوری کے لیے نہیں جاتا۔

قارئینِ کرام! دیکھا وہابیوں کا عقیدہ معتزلہ کے عقیدہ کے عین مطابق ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ بیدین معتزلہ نے ظلم کو تحتِ قدرت بتایا ہے۔ اور وہابیہ نے کذب کو۔ دونوں اللہ تعالےٰ کے لیے عیب اور نقص ثابت کرتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ان کے قولِ فاسد کا رد اس طرح فرمایا ہے۔

اَلْجَوَابُ اَنَّہٗ تَعَالٰی تَمَدَّحَ بِاَنَّہٗ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ وَلَمْ [illegible] اَنْ یَّصِحَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ وَتَمَدَّحَ [illegible] لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَلَمْ یَدُلَّ [illegible] ھٰذَا الْمُعْتَزِلَۃُ عَلٰی اَنَّہٗ [illegible] اَنْ تُدْرِکَہُ الْاَبْصَارُ۔

جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی یہ مدح کی جاتی ہے کہ وہ اونگھ اور نیند سے پاک

ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اونگھ اور نیند اس کے لیے ممکن ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مدح کی جاتی ہے کہ ابصار اس کا ادراک نہیں کرتیں۔ اور معتزلہ کے نزدیک بھی یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ اس کے لیے ادراکِ ابصار ممکن ہے۔

([illegible] کبیر ص ۳۲ ج ۳ مطبوعہ مصر)

[illegible] ! وہابیوں کا عقیدہ اور معتزلہ کا عقیدہ میں موازنہ کیا جائے تو دونوں [illegible] ثابت ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ بیدین معتزلہ نے ظلم کو تحتِ [illegible] کہا ہے۔ اور وہابیوں نے کذب اور جھوٹ اور خلافِ وعدہ کہا۔ دونوں [illegible] تعالیٰ کے لیے عیب، نقص اور قباحت ثابت کرتے ہیں۔

[illegible] ! وہابیوں کے ائمہ کی عبارات اور نظریات سے یہ بھی لازم آیا کہ اللہ [illegible] جل جلالہٗ اپنی اولاد پیدا کرنے۔ زنا، چوری اور تمام بُرے افعال حتےٰ کہ [illegible] بیٹے، قماربازی وغیرہ پر قادر ہے۔ کیونکہ جب انسان ان تمام افعالِ قبیحہ [illegible] پر قادر ہے تو خدا کیوں قادر نہ ہو۔ کیونکہ بقولِ وہابیہ اگر قادر نہ سمجھا جائے [illegible] ہوگا کہ انسان کی قدرت ربِّ کریم کی قدرت سے زیادہ ہے۔

خُدا تعالےٰ کی قبر اور اُس پر شامیانے

[illegible]بندی اور غیر مقلد وہابیوں کے مقتدا اسماعیل دہلوی قتیل نے تو اللہ تعالےٰ [illegible] اور اس پر شامیانے بھی ثابت کر دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ:

"ان کی قبر کو بوسہ دیوے۔ مورچھل جلاوے اس پر شامیانہ کھڑا کرے ...... تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص ۱۲)

قارئینِ کرام! اسماعیل دہلوی قتیل نے اولیاء کی قبروں کو بوسہ دینا۔ مورچھل جھلنا،

اور شامیانہ کھڑا کرنے کو شرک قرار دیا ہے ۔ اور شرک کی تعریف خود ہی اسی کتاب تقویۃ الایمان میں جو خود اس نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ :

" جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں ۔ اور اپنے بندوں کے ذمہ نشانِ بندگی ٹھہرائی ہیں ۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی " (تقویۃ الایمان)

کیا وہابیوں نے اپنے خدا کے لیے کوئی قبر تجویز کرلی ہے جس کو بوسہ دینا اور اس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہو ۔ اور اپنے بندوں پر نشانِ بندگی ٹھہرا دیا ہو وہ خدا کو مجسم مانتے ہیں ۔ جس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا نشانِ بندگی ہے ۔ اور یہ نشانِ بندگی وہابیہ نجدیہ کس تیرتھ میں جا کر ادا کرتے ہیں ۔ یہ ہے ان کی نظر میں خدا کی عظمت و شان (العیاذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے خود غلطیاں کرائی ہیں

مودودی صاحب اپنی کتاب "تفہیمات" میں اللہ تعالیٰ نے اور انبیاءِ عظام کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ :

" ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کی کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازمِ ذات سے نہیں ہے ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصبِ نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت تھوڑی دیر کے لیے بھی ان سے منفک ہو جائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے ہو سکتی ہے ۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں ۔ تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں ۔"

(تفہیمات ص ۵۶ ج ۲)

وہابیوں کے مولوی مظہر حسین آف چکوال نے یہ عبارت لکھ کر جو تبصرہ کیا ہے وہ درج کر دیا جاتا ہے ۔

" یہاں مودودی صاحب نے حسبِ ذیل امور کی تصریح کر دی ہے ۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے بعض دفعہ اپنی حفاظت و عصمت اٹھا لی ہے

(۲) عام انسانوں کی طرح انبیاء سے غلطیاں ہوتی ہیں ۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادے سے کسی نہ کسی وقت ہر نبی سے اپنی حفاظت اٹھا کر ان سے غلطیاں کرائی ہیں ۔

(۴) یہ غلطیاں انبیاء سے اس لیے کرائی گئی ہیں تاکہ لوگ ان کو خدا نہ سمجھیں ۔

مودودی صاحب نے ان باتوں کو انبیاء کی طرف منسوب کر کے ان کی بھی توہین کی ہے اور نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی بھی ۔ کیونکہ انبیاء کرام سے اگر کوئی لغزش ہوتی ہے تو وہ محض بھول چوک اور خطائے اجتہادی ہوا کرتی ہے ۔ جو عصمت کے خلاف نہیں ہوتی ۔ اس وقت انبیاء معصوم ہوتے ہیں ۔ تعجب ہے کہ انبیاء کی لغزشوں کو اللہ تعالیٰ کے ذمہ لگا کر مودودی صاحب نے خالقِ کائنات کو بھی نعوذ باللہ ہدفِ طعن بنا دیا ۔"

(مودودی مذہب ص ۳۱، ۳۲)

یہ تھے وہابی اکابر کے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے متعلق نرالے عقائد۔ وہابی اکابر نے تو کلمۂ توحید کو بھی بدل ڈالا ۔ اور اس سے بھی زیادتی کر دی ۔ چنانچہ اس حقیقت کا ثبوت پیشِ خدمت ہے ۔

غیر مقلدین وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا :

غیر مقلد وہابی مولوی محمد ابو القاسم بنارسی نے اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ

یہ وہابی دیوبندی وہابیوں کا ہی عقیدہ ہے ۔ اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ۔ (فقیر قادری)

"اہلحدیث کے دور کو مدت گذر گئی۔ اسی امتدادِ زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت آ گئی آ گئی حتیٰ کہ اپنے پرانے ورد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو بھی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کیے۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۸۷ ۹ر جولائی ۱۹۱۵ء)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ عبد الجبار امام اللّٰہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے مسلک کے امام عبد الجبار غزنوی اور اُن کے معتقدین کے متعلق لکھا ہے کہ:

"ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں مل کر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ عبد الجبار امام اللّٰہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۳ ، ۵ر اپریل ۱۹۱۲ء)

قارئین! یہ ہے غیر مقلد وہابیوں کا حال۔ اب دیوبندی وہابیوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چھوٹے میاں سو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ!

یہ تھا غیر مقلد وہابیوں کی تحریروں سے ثبوت۔ اب دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر سے نئے کلمہ اور نئے درود شریف کی تائید اور ترغیب پیش کی جاتی ہے۔

دیوبندیوں کا کلمہ : لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اشرف علی رسول اللّٰہ

دیوبندیوں کا درود : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا خواب لکھتا ہے کہ:

"... دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے

خدا رک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں :

اللّٰھم صل علےٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی

حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں ؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا وہ یہ ہے :

جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالےٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

(رسالہ الامداد ۱۳۳۵ھ بابت صفر ۱۳۳۶ھ)

قارئین کرام ! دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کر دیا ہے۔ نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ۔ یہ درود شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے مگر اللّٰھم صلّ علےٰ سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور موحد ہے

ہفت روزہ اہلحدیث کا تبصرہ

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے اس خواب پر اہلحدیث حضرات کے ہفت

روزہ اہلحدیث "لاہور" کا تبصرہ بھی قابل غور ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

اس خواب کا واقعہ دراصل مرشد و مرید کا سمجھا بوجھا منصوبہ اور دونوں ہی کی ملی سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بفرض محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی زبان بے قابو ہو گئی تھی اور بے اختیاری میں یہ فقرہ نکل گیا تھا تو تعجب اس پر ہے کہ پیر و مرشد تو ہوش میں تھے۔ اور ان کا قلم اختیار میں تھا تو پھر مرید کو سرزنش کرنے کے بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ بھیجا ؟ اب قارئین ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں کیا تبلیغی جماعت اس قسم کی باتوں کی بھی تبلیغ کرے گی ؟ اور مسلمانوں کو تھانوی کا کلمہ پڑھوا کر ان کی امت میں داخل کرائے گی ؟

پیغمبرانہ منصب

بعضوں کا یہ شبہ بجا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اب نہیں پھر کبھی نہ کبھی اس تبلیغی جدوجہد کی آڑ میں ایک اور تحریک کو جنم دے گی۔ اس دعوت و تبلیغ کے پردے سے پورے تقدس کے ساتھ اچانک کوئی نہ کوئی پیغمبرانہ منصب پر جلوہ گر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی اسی "سلسلۃ الذہب" کے سلسلہ میں کڑیوں میں سے تین اکابر دیوبند مولانا نانوتوی مولانا گنگوہی اور مولانا الیاس نے اپنے آپ کو پیغمبرانہ سطح پر پہنچانے کی کوشش کی ہے اب یہ جماعت اسی قسم کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے تو ایک اور فتنہ کو جنم دینے کے لیے راہ ہموار کرنے کی صورت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ وہ منحوس دن نہ دکھائے اس جماعت سے وابستہ تینوں مولاناؤں نے جس طور پر منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کی ہے پھر ان تینوں پیشواؤں کے مشرکانہ اقدامات کی کیا تاویل ہو سکتی ہے بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے پیغمبر کی سطح پر پہنچنے کی کوشش کر کے بعد والوں کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔ (مختصراً ملخصاً) (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۶ جولائی)

جمعیت اہلحدیث نے جو لکھا ہے بالکل ٹھیک لکھا ہے ہم بھی ان سے متفق ہیں
لیکن ان کو اپنے سردارِ اہلحدیث مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے فتوے کو بھی
بولنا چاہیئے جسمیں انہوں نے مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے اور
مرزائن کے ساتھ نکاح بھی جائز قرار دیا ہے۔ دونوں فتوے پیشِ خدمت ہیں

ثنائی فتوے

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے
اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ اپنے میں سے اچھے لوگوں
کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے
صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو
یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ کالم نمبر ۲- ۲۱ مئی ۱۹۱۲ء)

"میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔
چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶ ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزائن سے نکاح

س:۔ باپ بیٹی دونوں مرزائی ہیں لیکن غیر مرزائی مرد
سے نکاح پر دونوں رضامند ہیں۔ نکاح جائز ہے یا نہیں
جبکہ ناکح اور منکوحہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔

(شیخ قاسم علی از بہاولپور)

ج:۔ اگر عورت مرزائن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص
علم میں نکاح جائز ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۱۳ کالم ۱، ۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اگر تردید مرزائیت
میں مخلص ہے تو ان کو چاہیئے کہ شخصیت پرستی

بالائے طاق رکھکر اس خواب کو بار بار پڑھیں اور ان علماء سے لاتعلقی کا اعلان کریں۔
جو اپنے کفریہ باتوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے علاوہ دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم
اور جمعیت علماء ہند کے صدر مفتی کفایت اللہ دہلوی نے نسلی مرزائیوں کو اہل کتاب
قرار دیا ہے۔ سوال و جواب دونوں درج ہیں۔

نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں

سوال:۔ آنجناب نے مرزائیوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارسال فرمایا ہے کہ
(نسلی) مرزائی کو اہل کتاب کا حکم دیا جائے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیسے اہل کتاب ہو
سکتے ہیں۔ مفصل دلائل ارشاد فرمائیں؟

جواب:۔ نسلی مرزائی اسی طرح اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔ جس طرح یہود و نصاریٰ
شامی میں اس مسئلہ کی بحث ہے۔ اور یہی راجح ہے۔

(کفایت المفتی ص۳۱۷ جلد اول مطبوعہ کراچی)

نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز

مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی دیوبندی نے نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز قرار دیا ہے۔ سوال اور
جواب دونوں پیشِ خدمت ہیں۔

سوال:۔ جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ
مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ۔ اس کے ہاتھ کا مذبوحہ حلال ہے
یا حرام؟ (المستفتی ۲۶۹ عبداللہ بہاولپور)

جواب ص۳۳۹:۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے
ماں باپ مرزائی نہ تھے۔ تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ ذبیحہ درست نہیں۔

لیکن اگر اس کے ماں باپ یا اُن میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کت
کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی)

مجلس عمل تحفظ ختمِ نبوت والے احباب سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی آپ مرزائیت اور مرزائی نوازوں کے خلاف ہیں۔ تو مولوی اشرف علی تھانوی مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبند اور اہلحدیث اکابر سے متعلق بھی کوئی اشتہار اور پمفلٹ شائع کر کے ان کی اور اپنی پوزیشن واضح کریں۔

لیکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کبھی بھی اپنے ان اکابر کے خلاف کچھ بھی نہ لکھ
گے جس سے عیاں ہے کہ تردید مرزائیت میں یہ لوگ مخلص نہیں۔ مقصد صرف شہرت

مرکزی مجلسِ تاجدارِ ختمِ نبوت

تردید مرزائیت کے لیے جو کہ خالص اہلسنت وجماعت کی تنظیم ہے ان تمام دیوبندی ا
اہلحدیث اکابر کی سخت مخالف ہے جو مرزائی نواز ہیں۔

یاد رہے کہ مرزائیت کی تردید میں سب سے پہلے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت۔ تاجدار بریلی شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کتاب لکھی۔ قادیاں شہر میں تردید مرزائیت میں سب سے پہلے جو جلسہ ہوا۔ و اہلسنت وجماعت کا ہوا۔ عالمِ ربانی، عارفِ حقانی پیر سید مہر علی شاہ گولڑ اور امیرِ ملت محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہما الرحمۃ نے م قادیانی دجال کو مناظرہ اور مباہلہ کے لیے للکارا مگر مرزا قادیانی مقابلہ میں نہ آیا مجلس تحفظ ختم نبوت نے کبھی بھی اپنی تقریر وتحریر میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ ا لیے کہ یہ سُنی تھے۔

(نوٹ) صفحہ ۳۹ پر کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا فوٹو کاپی ہے۔۔۔

(۱۱) لولاک لما خلقت الافلاک۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۹)
(۱۲) میرا الہام ہے وما ینطق عن الھوی (اربعین ص۳)
(۱۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی ص۸۲)
(۱۴) انک لمن المرسلین۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷)
(۱۵) آتاک ما لم یؤت احدا من العالمین۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷)
(۱۶) انہ معک یقوم اینما قمت (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۲)
(۱۷) مجھے حوض کوثر ملا ہے انا اعطینٰک الکوثر۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۸۵)
(۱۸) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ہو فخلقت السمٰوٰت والارض۔ (آئینہ کمالات مرزا ص۵۶۴)
(۱۹) میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاوی احمدیہ ص)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۲۲۷) جواب۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں الفرقان میں سے لیے ہوئے ہیں، ان کے علاوہ بھی ان کے بے شمار اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا صاحب اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ میں مصدق ہو سب کافر ہیں اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ عجیب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے جانشین تو اپنے مریدوں کو غیر مرزائی کا جنازہ پڑھنا کو حرام بتائیں اور غیر احمدی انھیں مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

سوال

جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ المستفتی نمبر ۲۶۹ عبداللہ (بہاولپور)

(۲۲۸) جواب۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں، لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل فوٹو

قارئین کرام! وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ کے اکابر کی خود ساختہ توحید کے نمونے
دیکھے۔ یہ ہیں روز توحید توحید کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اور مسلمانوں کو کافر اور مشرک
بنانے والے نام نہاد توحید کے ٹھیکیداروں کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے
بالکل خلاف ہے۔

اب آپ خود ہی قیاس فرمالیں کہ جن کے اکابر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی
یہ شان ہو کہ سب سے بڑا بھی نہ ہو۔ جھوٹ بھی بول سکتا ہو۔ بے علم بھی ہو مکار
دغاباز۔ چال چلنے والا۔ بھول جانے والا۔

عیوب و نقائص کا امکان بھی ہو اور دیگر رذائل اور قبیح افعال کا سرزد ہونا
جس سے ممکن ہو ایسے فرقہ کے لوگوں نے دین اسلام اور قرآن و سنت کو کیا سمجھا
اور اس کی کیا تبلیغ و اشاعت ہوگی۔

نیز جن حضرات کے نزدیک خدا تعالےٰ جل جلالہٗ کا یہ مقام ہے ان کے
نزدیک سرور انبیاء، حبیب خدا، رازدار رب العلا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر رسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی
کیا قدر و منزلت اور رفعت و عظمت ہوگی۔ درحقیقت خداوند کریم عزاسمہٗ
کے متعلق ان کے عقائد باطلہ اسی لیے ہیں کہ ان وہابیوں کے سینے میں عشق رسول
سے خالی ہیں کیونکہ جن دلوں میں عشق مصطفیٰ موجود ہے انہی دلوں کو خدا تعالےٰ کی
معرفت اور صحیح توحید عظمت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخ رسول میں سے
کوئی ولی اللہ نہیں ہوا۔

> نوٹ:۔ کتاب میں درج کردہ حوالہ جات کی فوٹو اگر مطلوب ہوں تو
> ڈاک کے ذریعہ خرچہ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

ضمیمہ

اس پُرفتن دور میں جہاں اخلاقی۔ معاشرتی وغیرہم سینکڑوں خرابیاں ہیں۔
وہاں عقائد کی خرابیاں بھی بدرجہ اولیٰ ہیں جیسے خوردنی اشیاء میں ملاوٹ کرنے
والوں کا بازار گرم ہے اسی طرح عقائد میں ملاوٹ کرنے والے حضرات بھی زوروں پر ہیں۔
ایسے نقالوں سے بچو "اشتہارات" اخباروں اور رسالوں میں بلکہ ریڈیو۔ ٹی وی
پر بھی دیکھتے ہوں گے۔ اسی طرح انگریز نے پاک و ہند میں ایک سازش کے تحت
اسلام کے نام پر مختلف مذاہب اور فرقوں کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان کی سرپرستی
کی ان گروہوں کے علماء کو جاگیریں دیں اور خطابات سے بھی نوازا۔

جن مقاصد کے لیے انگریز نے ان کو خوش کیا اور سرپرستی کی، ان میں اوّلین مقصد
یہ تھا کہ ہر مسلمان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی تعظیم و توقیر کو ختم کرنا تھا جس میں انگریز کامیاب ہوگیا۔ اس دور میں کچھ کتابیں
جو ان کے لکھوائے زمانہ ہیں، منظرِ عام پر آئیں۔ جن میں تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو
شرک اور کفر قرار دیا گیا۔

مثلاً ندا کرنا یعنی یارسول اللہ کہنا۔ مدد کے لیے پکارنا۔ بے مثل ماننا۔ امکان
... حاضر و ناظر۔ مالک و مختار۔ علم غیب۔ روضہ مقدسہ کا ارادہ کرکے سفر کرنا۔
... ماننا۔ نورانیت۔ وسیلہ۔ نفع رساں۔ فریاد رس۔ دور دراز سے سننا۔
... ات النبی وغیرہم عقائد و نظریات پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک کفر و شرک ہے۔
لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ اپنے علماء سے متعلق یہی عقائد اور نظریات رکھنا ان
کے نزدیک عین ایمان اور اسلام ہے۔ اس کتاب میں ان کے مسلک کی کتابوں سے
ان کے اپنے علماء سے متعلق یہی نظریات درج کئے گئے ہیں اور فیصلہ مسلم عوام پر

چھوڑ دیا ہے۔ کیا ان دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ اپنے علماء کا مقام و احترام ہے۔ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے آقا اور اپنی سرکار انگریز کو خوش کرنے کیلئے کیا۔

لیکن مسلمان کا شیوا اور عقیدہ شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کیا خوب بیان فرمایا ہے ؎

در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ است
آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ است

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے

وہابیوں کے نزدیک حرفِ ندا یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ کہنا شرک ہے بلکہ جب وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ صاحب مرجائیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کو حرفِ ندا سے وہابی پکاریں تو شرک نہ ہو۔ اور پکے موحد ہی رہیں۔

اے ثناء اللہ اے شیرِ خدائے لم یزل
قاسمِ علمِ الٰہی پیکرِ علم و عمل
اے زعیمِ قوم و خیر اُمتِ خیر الامم!
کاش آجائے تیرا پھر سے وجودِ محترم
اے مسافر تیز رفتاری تجھے اچھی نہ تھی
چھوڑ دینی جائے سرداری تجھے اچھی نہ تھی
اے مناظر ہائے تو باغِ جہاں سے کیا گیا!
تیرے غم سے اپنے شیداؤں کا دل برما گیا

مولوی محمد جوناگڑھی مدیر اخبار دہلی کو مرنے کے بعد حرفِ ندا "اے" سے پکارا ہے۔

اے فضل ھلم علیہ ترابا!
اے جمر احاطہ الاحجار

(اخبار محمدی دہلی صفحہ یکم جنوری ۱۹۴۲ء)

وہابیہ نجدیہ کے مدرسہ رحمانیہ دہلی کو بھی وہابیوں نے حرفِ ندا سے یوں پکارا

ہے

گلشنِ رحمانیہ اے نو بہارِ مقتدر
مرحبا کس شان سے عالم میں ہے تُو جلوہ گر

تُو نے ایسی راحتیں دیں اے مکانِ علم و فن
تیری جانب آ گئے خود عاشقانِ علم و فن !

یوں نوازش تو نے کی اے بوستانِ علم و فن
کامراں ہونے لگے سب طالبانِ علم و فن

(اخبار محمدی دہلی ص۱۲ یکم اگست ۱۹۴۰ء)

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چارہ جو سمجھنا شرک ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو وہابی چارہ جو کہیں تو مسلمان کے مسلمان رہیں۔ وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے مگر ثناء اللہ امرتسری کو وہابی قاسمِ علمِ الٰہی سمجھیں تو ان پر شرک کا فتویٰ ہی نہ لگے۔

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کا والی، وسیلہ، حاجت روا اور مایۂ بے مایگاں سمجھنا شرک مگر امرتسری کو مایۂ بے مایگاں سمجھنا عین توحید ہے:

اے امانِ مسلماں ! — اے سرورِ ہندوستاں
اے شفیقِ دشمناں ! — اے چارۂ جوئے دوستاں
اے زبانِ بے زباں ! — اے مایۂ بے مایگاں !
نازشِ حسنِ بیاں ! — اے شوکتِ تیر و سناں

اے ثناء اللہ ! اے شیرِ خدائے لم یزل
قاسمِ علمِ الٰہی پیکرِ علم و عمل
(سیرتِ ثنائی ص۴۸۵)

دین پرور اے ثناء اللہ عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخشا تھا کارِ رہبری
(سیرتِ ثنائی ص۴۱۹)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مدد کے لیے پکارنا اور ان کو مددگار سمجھنا شرک و کفر ہے۔ مگر نواب صدیق حسن بھوپالوی (جو وہابیوں کا محدث اور مفسر ہے) اپنے فرقہ کے قاضی شوکانی کو مدد کے لیے پکارے اور مددگار سمجھے تو ولی کامل ہی رہے۔

زمرۂ رلتے در افتادہ بار بابِ سُنن !
شیخِ سنت مدد اے قاضی شوکانی مدد اے
(نفخ الطیب[1] ص۸۵)

وہابیوں کے نزدیک رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری مثل بشر ہیں۔ مگر ان کے نزدیک مولوی ثناء اللہ امرتسری کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

اے گلِ گلزارِ وحدت تیرا ثانی کون تھا !
کر دیا جس نے الگ دودھ اور پانی کون تھا
(سیرتِ ثنائی ص۳۸۷)

وہابیوں کے نزدیک خدا اگر چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

اے ثناء اللہ تیرے بعد اب کوئی نہیں

---

[1] نفخ الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن بھوپالوی — قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ سے مل سکتی ہے۔

کون ہے وہ آنکھ تیرے غم میں جو روئی نہیں

(سیرت ثنائی ص۴۰۷)

وہابیوں کے نزدیک احمدِ مختار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد پھر دُنیا میں تشریف نہیں لاسکتے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرنے کے بعد پھر دُنیا میں آنے کے متعلق اس طرح عرض گزار ہیں ؛

پھر رہے ہیں منکرینِ حق کیے سر بُلند ؛
لے کے آجا اپنی تیغِ زباں سیفِ قلم

(سیرت ثنائی ص۴۰۹)

اب نہیں ہر گز اڑیں گے تیرے پروانے کبھی ؛
آتو جا یکبار روشن پھر ہوا ہے شمعِ حرم

(سیرت ثنائی ص۴۱۰)

وہابیوں کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کہ محمد و علی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔ مگر اپنی جماعت کے مولوی عبداللہ غزنوی کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھے ۔ (داؤد غزنوی ص۱۵)

وہابیوں کا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں ۔ مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے ۔

آج ہر فردِ بشر غم میں ہے ان کے مغموم
اُٹھ گئی آہ جماعت سے مجسّم برکت !

(سیرت ثنائی ص۴۱۱)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کاملین علیہم الرضوان کا عرس پاک کرنا بدعت اور ناجائز ہے ۔ مگر ان کے اپنے مولوی امام عبدالوہاب دہلوی کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے

اخبار محمدی والوں نے شائع کیا ہے ؛

' دہلی میں ہر سال عبدالوہاب صاحب آنجہانی بانی فرقہ امامیہ کا عرس ہوا کرتا ہے ۔ اسی طرح اس سال بھی اس کے فرزند نے باپ کی یاد تازہ کرنے کے لیے بتاریخ ۲۸ ، فروری ۱۹۳۹ء کو عرس رچایا ؛

(اخبار محمدی دہلی ص۱۵ یکم اپریل ۱۹۳۹ء)

وہابیوں کے نزدیک نبی غیب داں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب اور ... کی خبر نہیں ہے ۔ مگر وہابیوں کے مولویوں کو کل کی خبر بھی ہے ۔ اور وہ خود علم کے ... رکھتے بھی ہیں ۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مرنے کے بعد ایک وہابی مولوی ... عبدالصمد صاحب اختر جو دھپوری نے امرتسری کے جنت میں سدھارنے کی خبر ... دے رہے ہیں ۔

تھے وہ اسلام کے مشہور مناظر واللہ
آہ دُنیا سے کیا کوچ سدھارے جنت !

(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

اے فقیہِ وقت ۔ اے گنجینۂ علم و عمل
آپ کو بخشا تھا حق نے اوجِ ماہ و مشتری

(سیرت ثنائی ص۴۱۲)

وہ عالم تھا ۔ مجاہد تھا ۔ محدث تھا زمانے کا !
وہ ہر میداں کا غازی مجتہد تھا زمانے کا !
وہ بحرِ علم تھا جس وقت طغیانی میں آتا تھا
مناظر بالمقابل کا کلیجہ کانپ جاتا تھا
مناظر تھا ۔ مجاہد تھا ۔ وہ سب علموں میں اعلم تھا
غرض وہ قوم اپنی میں سپہ سالارِ اعظم تھا

(سیرت ثنائی ص۴۱۵)

ثَنَاءُ اللّٰہِ اَضْحٰی بَحْرُ عِلْمٍ
یُجِیْبُ السَّائِلِیْنَ بِلَا قُنُوْطٍ
اَحَاطَ بِکُلِّ عِلْمٍ فِیْہِ نَفْعٌ
فَقُلْ مَا شِئْتَ فِی الْبَحْرِ الْمُحِیْطِ

"ثناء اللہ علم کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا۔ جو پوچھنے والوں کو بغیر کسی جھجک تامل کے جواب دے دیتا ہے۔ اس نے ایسے علم کو جو نافع ہے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس لیے اپنے بحر علوم سے جو چاہتا ہے۔ کہتا چلا جا!"

(سیرت ثنائی ص۴۱۰)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کو کوئی اختیار نہیں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ ثناء اللہ اپنے اختیار سے اس دنیا سے گئے ہیں

اور جینا تھا تجھے اے خضر راہِ مستقیم
یوں نہ ہونا تھا تجھے بیتاب جناتِ نعیم

(سیرت ثنائی ص۴۱۲)

وہابیوں کے نزدیک السلام علیک یا رسول اللہ کہنا شرک و کفر ہے۔ مگر امرتسری پر حرفِ ندا سے سلام بھیجا جاتا ہے۔

السلام اے ابن جدول و فلاطون کے عدیل
نور بھر دے قبر میں تیری خداوندِ جلیل
السلام اے ضیغمِ اسلام فاتحِ قادیان[1]!

(سیرت ثنائی ص۴۱۳)

---

[1] ثناء اللہ امرتسری کو فاتح قادیان کہنا سراسر جھوٹ ہے۔ بلکہ معاونِ قادیان کہنا درست ہے۔ تفصیل سے اس کا ثبوت دیکھنے کے لیے فقیر کی کتاب وہابیت اور مرزائیت کا مطالعہ فرمائیں۔
(فقیر ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

اہل سنت وجماعت حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و کمالات بیان کریں تو وہابیوں کے مولوی یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول کو خدا تک بڑھا دیتے ہیں۔ مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

ہو بیاں مجھ سے بھلا کب آپ کے اوصاف کا
ہو سکے خورشید اور ذروں میں کیونکر ہمسری

(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ کائنات علیہ افضل التحیات والصلٰوۃ والتسلیمات ہماری مثل ہیں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

ہو سکے خورشید اور ذروں میں کیونکر ہمسری

(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک یہ کہنا شرک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے دم قدم سے کائنات میں بہار ہے۔ مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

باغبانِ گلشنِ توحید و سنت آپ تھے
اے مسیحا آپکے دم سے یہ کھیتی تھی ہری

(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم عاجز ہیں مگر ان کے نزدیک امرتسری کا مقام یہ ہے:

دین پرور اے ثناء اللہ عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخشا تھا کارِ رہبری!

(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک شہ سرور دوسرا صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم معصوم نہیں مگر ثناء اللہ امرتسری ان کے نزدیک پاکباز، پاک طینت اور شیخ الاذکیا رہے۔ آپ شیخ الاذکیا حجۃ الاسلام تھے۔ آپ کے حق میں تھا زیبا تر لباسِ سروری

کبھی اُس نے نظر ڈالی نہ تھی اسبابِ زینت پر
خدا رحمت کرے اس پاک باز و پاک طینت پر

(سیرت ثنائی ص ۴۱۶ - ۴۲۳)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا قولِ مبارک قرآن کی تفسیر میں حجت نہیں۔ مگر ثناء اللہ امرتسری کے اسلام میں حجت قرار دے رہے ہیں۔

آپ شیخ الاذکیا، حجۃ الاسلام تھے
آپ کے حق میں تھا زیبا تر لباسِ سروری

(سیرت ثنائی ص ۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک شافعِ روزِ جزا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ پُر انوار پر ارادہ کر کے جانا شرک ہے۔ مگر وہابیوں کے امام عبد اللہ غزنوی نے اپنے دادا[1] کی قبر کو مرجعِ خلائق لکھا ہے۔ (داؤد غزنوی ص ۲۴۳)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نگاہِ نبی سے یا زیارت سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبد اللہ غزنوی کے متعلق یہ لکھا ہے کہ:

"بعض لوگ محض آپ کی صحبت میں بیٹھنے سے اور بعض صرف آپ کی زیارت سے صاحبِ حال ہو گئے۔ اور ان پر روحانی کیفیات طاری ہو گئیں" (داؤد غزنوی ص ۲۴۳)

وہابیوں کا اپنے مجددِ اعظم[2] محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:
"آپ کا دروازہ ضرورت مندوں کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا"
(محمد بن عبد الوہاب ص [illegible] مصنفہ احمد عبد الغفور عطار)

---

[1] مولوی داؤد غزنوی کے دادا ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

[2] پروفیسر محمد شریف اشرف لائل پوری نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو مجددِ اعظم لکھا ہے۔ (مجموعۃ التوحید ص [illegible])

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی و ولی کے تبرکات سے کچھ فائدہ اور نفع نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبد اللہ غزنوی کے متعلق لکھا ہے کہ:

"حضرت کے لباس سے بھی استفادہ کرنے والوں کو فیض حاصل ہوا۔ ایک طالب علم محض پوستین اٹھانے سے وجد میں آگیا۔ اسی وجہ سے وہ طالب علم مرید پوستین کے نام سے مشہور ہوا۔"

(داؤد غزنوی ص ۲۴۳)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا یوم میلاد منانا اور [illegible] یوم بدعت ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دن منانے کے لیے تمام وہابیوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ:

"جس دن حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری زخمی ہوئے (۱۹ شعبان) ہمیشہ کے لیے یوم التبلیغ بنایا جائے۔ اور اس دن سب اہلحدیث دن بھر سب کام چھوڑ کر مذہب اہلحدیث کی طرف اغیار کو کھلے کھلے لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں۔" (شمع توحید ص ۲۴ مطبوعہ امرتسر)

سرکار سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تک کلمہ شریف کی دوسری جزو میں نبی یا رسول کا ذاتی نام یا صفاتی نام آیا ہے مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبد الجبار غزنوی کا نام بھی دوسری جزو کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دیکھیے اصل عبارت۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ:

"ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے۔ جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں ملکر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں" (اخبار اہلحدیث امرتسر کالم ۳، ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

کلمہ شریف میں نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کی زیادتی نہ فرمائی مگر وہابی اتنے دلیر اور بہادر نکلے ہیں کہ کلمہ میں نا معلوم کیا کیا ایزاد کیا اس کا تذکرہ خود مولوی ابو القاسم بنارسی کا تحریر یوں نے ان الفاظ میں کیا ہے :

" اصل یہ ہے کہ اہلحدیث کے دور کو ایک مدت گزر گئی ابھی استداد زمانہ کی وجہ سے اُن کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت میں پستی آگئی۔ حتٰے کہ اپنے پرانے ورد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ کو بھی بھولنے لگے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کیے ! (اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

وہابی سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جیسا مثل بشر سمجھتے ہیں۔ مگر سید احمد بریلوی کے متعلق ان کے امام اسماعیل دہلوی نے کتاب 'صراط مستقیم'

" بندۂ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے کہ اس کمترین پر خدا تعالٰی کی بیشمار نعمتیں ہیں۔ اور سب سے بڑی نعمت ہادی زمانہ مرشد یگانہ حضرت سید احمد صاحب کی محفل ہدایت منزل میں حاضر ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰے تمام مسلمانوں کو آپ کے دیر تک زندہ رکھنے سے فائدے دے ! (صراط مستقیم صلا)

وہابی نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کل کی خبر رکھتے ہیں یا آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے کا علم رکھتے ہیں کو شرک و کفر قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر رکھتے ہیں جیسا کہ کتاب محمد بن عبد الوہاب کے مصنف احمد عبد الغفور عطار اور اس کے مترجم وہابیوں کے شیخ الحدیث ابو القاسم محمد عبدہٗ الفلاح نے لکھا ہے

[و] ارجوا ان انت قمت	اگر تم لا الٰہ الا اللہ کی امداد کے لیے
بمعنی لا الٰہ الا اللہ ان	آمادہ ہو جاؤ تو میں امید کرتا ہوں،
یظہرک اللہ تعالٰی وتملک	کہ اللہ تعالٰی تمہیں غالب کرے گا۔
نجدا و اعرابہا۔	اور نجد اور اس کے اعراب کے تم مالک بن جاؤ گے"

(محمد بن عبد الوہاب صلا)

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضیاب ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا وہابیوں کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عقیدہ رکھنا کہ آپکے نفع اور فیض سے زمین والے فیضیاب ہیں، شرک ہے مگر اپنے مولوی میاں نذیر حسین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ :

وہ کون سیدنا مولوی نذیر حسین !
کہ جس کے فیض سے مستفیض اہل زمین

(معیار الحق صلا ۲۵۴)

وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کو مجمع علوم نہیں سمجھتے نیز نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی امتناع نظر کے قائل نہیں ہیں۔ مگر اپنے فرقہ کے بزرگ میاں نذیر حسین دہلوی کے متعلق ان کا ان ہر دو مسئلہ میں عقیدہ یہ ہے کہ :

عجیب ذات ہے کیا مجمع علوم و فنون
کہ جس کا آج نہیں ہند میں نظیر و قریں

(معیار الحق صلا ۲۵۴ مطبوعہ دہلی)

اور وہابیوں کے نزدیک تو میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب 'معیار الحق' بھی بے مثل کتاب ہے۔

استیصال تقلید معین ! وریں عالم بود بے مثل کتا !

(معیار الحق صلا ۲۵۶ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کے نزدیک محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننا شرک ہے مگر اپنے فرقہ کے مولوی میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق کے حروف کو نور مانتے ہوئے لکھتے ہیں:

ز طورِ معنیش بر دل تجلی! | ز نورِ حرف او ہر دیدہ بینا
بنور او منور چشم حق بینے | ز طبعش خوشش دل ہر اہل تقوائے

(معیار الحق ۴۵۳)

وہابیہ کے امام میاں نذیر حسین دہلوی کے فتاویٰ میں ایک مولوی نور الحسن صاحب کی مہر ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

"ز نور الحسن جہاں شد منور" (فتاویٰ نذیریہ ۹۵ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

مولوی نور الحسن کے نور سے جہاں منور ہو گیا۔ مولوی کے نور سے جہاں منور ہو گیا پر عقیدہ ہے مگر امام المرسلین کے نور سے جہاں منور ہو گیا کہنا ان کے نزدیک شرک ہے۔

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:

"یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔" (تقویۃ الایمان ۳۱)

لیکن اپنے پیر و مرشد سید احمد کے متعلق اس کا عقیدہ یہ ہے کہ:

"روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادام و چیزہائے دیگر ہم خواہم داد تا کہ شخصے بجناب حضرت ایشاں استدعائے بیعت نمود حضرت دراں زماں علی العموم اخذ بیعت نمی کردند بناءً علیہ آں شخص را ہم قبول نفرمودند آں شخص بیش از بیش الحاح کرد حضرت ایشاں بآں شخص فرمودند کہ یک دو روز توقف باید کرد بعد ازاں ہرچہ مناسب وقت خواہد شد۔ چناں عمل خواہد آمد باز حضرت ایشاں بنابر استغفار و استیذان بجناب حضرت حق متوجہ شدند و عرض نمودند کہ بندہ از بندگان تو استدعا می کند کہ بیعت بمن نماید و تو دست مرا گرفتہ و ہر کہ دریں عالم دست کسے را می گیرد پاس دست گیری ہمیشہ می کند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتے نیست پس دراں معاملہ چہ منظور است ازاں طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکھو کھا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد۔"

(صراطِ مستقیم فارسی ۱۶۴ مطبوعہ دہلی)

ایک دن حضرت حق جل وعلیٰ نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ لیا۔ اور کوئی چیز امورِ قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی۔ آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے۔ اور چیزیں بھی عطا کریں گے تا آنکہ ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی اور چونکہ آپ ان ایام میں علی العموم بیعت نہیں لیا کرتے تھے۔ اس لیے اس شخص کی درخواست کو قبول نہ کیا جب اس شخص نے نہایت الحاح اور اصرار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایک دو روز توقف کرنا چاہیے۔ بعد ازاں جو کچھ مناسب وقت ہو گا۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔ پھر آپ اجازت اور استغفار کے لیے جناب حق میں متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ بندگان درگاہ سے ایک بندہ اس امر کی درخواست کرتا ہے کہ مجھ سے بیعت کرے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور اس جہاں میں جو کوئی کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ ہمیشہ دستگیری کی پاس کرتا ہے۔ اور حضرت حق کے اوصاف کو اخلاق مخلوقات کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ پس اس معاملہ میں کیا منظور ہے۔ اس طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ اگرچہ لکھو کھا ہی کیوں نہ ہوں ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔" (صراطِ مستقیم فارسی ۱۶۴ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کا عقیدہ نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہے کہ کسی

کو نفع نہیں پہنچا سکتے۔ مگر اپنے سید احمد کے متعلق عقیدہ ہے جو ممدوح الوہابیہ الدیابنہ مولوی ابو الحسن ندوی نے لکھا ہے۔

"آپ کا پورا پورا سفر باران رحمت کی طرح تھا۔ کہ جہاں سے گزرتا ہے سرسبزی و شادابی بہار و برکت چھوڑ جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کا متفقہ بیان ہے کہ جہاں آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے وہاں مساجد میں رونق، اللہ رسول کا چرچا۔ ایمانوں میں تازگی۔ اتباع سنت کا شوق۔ اسلام کا جوش پیدا ہو گیا۔ اور کہیں کہیں شرک و بدعت اور رقص کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ اور جو بستیاں اور مقامات آپ کے قدم سے محروم رہے وہ ان نعمتوں سے محروم رہے۔ سالہا سال تک یہ اثر اور فرق رہا۔"

(سیرت سید احمد شہید ص۱۴۱ ج ۱)

مولانا ذو الفقار علی صاحب فرماتے تھے کہ سید صاحب اس نواح (دیوبند و سہارن پور) کے اکثر قصبہ جات میں تشریف لے گئے۔ وہاں اب تک خیر و برکت ہے۔ اور دو ایک گاؤں اور قصبے ایسے ہیں۔ جہاں نہیں گئے۔ وہاں اب تک وہی نحوست اور شامت باقی ہے۔ چنانچہ جنگلو نہیں گئے۔ وہاں کے لوگوں میں وہی جہالت و قساوت ہے۔ اور ایک مختصر گاؤں ہے۔ جہاں مسلمانوں کے دو چار گھر ہیں اتفاقاً سید صاحب کسی ضرورت سے وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت پائی جاتی جاتی ہے۔ گویا کہ ایک نور مستطیل ہے کہ جدھر جدھر وہ گئے اُدھر اُدھر وہ پھیل گیا ہے

(سیرت سید احمد شہید ص۱۴۲ ج ۱)

ابو الحسن ندوی رقمطراز ہیں کہ،

"میاں محمد حسین نواح سہارن پور کے ایک بزرگ اور سید صاحب کے مرید نے والد . . . . . سے فرمایا جہاں جہاں حضرت (سید احمد) کے قدم گئے۔ وہاں وہاں برکت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ایک جگہ تشریف لے گئے اس قصبے میں نو مسلموں کا محلہ پہلے ملتا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو روک لیا۔ قاضی کے محلے تک نہ جانے دیا۔ اب خدا کی قدرت دیکھئے نو مسلموں کا محلہ نہایت سرسبز ہے۔ اور وہ لوگ بہت خوشحال ہیں اور قاضیوں کا محلہ ویران پڑا ہے۔" (سیرت سید احمد شہید ص۱۴۱-۱۴۲ ج ۱)

دیوبندیوں وہابیوں کے مولوی الٰہی بخش کاندھلوی نے سید احمد بریلوی اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت لکھا۔ چند اشعار اس کے لکھے جاتے ہیں۔ جس میں اس حقیقت کو آپ جھٹلا نہیں سکیں گے کہ وہابیہ کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت و رفعت نہیں ہے جو کہ وہ اپنے اکابر میں مانتے ہیں۔

...اس نور پر گنبد چرخ اخضر ۔۔۔ جس کے لمعان سے ہے گنبد فرشتوں کی نظر

...حضرت دیکھئے وہ نور نظر آتا ہے ۔۔۔ عقل اول بھی جسے دیکھ کے رہ جائے ششدر

...میں غور جو پھر لیتے زمین کو دیکھا ۔۔۔ تھی وہ خورشید سے بھی نور میں زیادہ انور

...ق سے غرب تلک نور سے مالا مال ۔۔۔ عرش سے فرش تلک برق سے تھا روشن تر

...کے انوار سے روشن ہے زمین تا افلاک ۔۔۔ اُن کی ہمت سے ہوئی دین کو سو زینت و فر

سید احمد و عالی حسب و فخر زماں ۔۔۔ رہبر راہ شریعت خلف پیغمبر

...معصوم اگر بعد نبی کے کوئی ۔۔۔ ہوتی اس عصر میں عصمت بھی انہی کے اندر

...علم تو اس کے مگر علم لدنی کہیے ۔۔۔ جو کہ آتا ہے اسے ہے وہ کہے مستحضر

...والو پاسے تری اکسیر کو کیا نسبت! ۔۔۔ آدمی کو تو فرشتہ کرے اور مس کو زر

...کی صحبت نے ملائک کی کرخاصیت ۔۔۔ گو کہ ظاہر میں نظر آتے ہیں ہم شکل بشر

...ابنائے زماں قبلۂ ارباب صفا ۔۔۔ کعبۂ اہل یقیں۔ داور ہر مضطر

فیض سے تیرے ہوا دم میں وحید دوراں ۔۔۔ جس نے دروازے پہ تیرے کیا آکر بستر

(سیرت سید احمد شہید ص۲۰۱ تا ۲۰۲ ج ۱)

مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دیوبندی وہابیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔ (تذکرۃ الرشید ص۱۱۳)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ ماننا شرک ہے۔ مگر فتاوی اشرفیہ میں مولوی اشرف علی تھانوی کو وسیلتنا فی الدارین کہا ہے۔"
(فتاوی اشرفیہ ص ج ۱ مطبوعہ)

دیوبندی وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے اور لباس بشری میں تشریف فرما ہونے کا استہزاء اڑاتے ہیں۔ اور نورانیت کا انکار کرتے ہیں مگر اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے کہ:

"مولانا خلیل احمد صاحب تو نور ہی نور ہیں۔ ان میں نور کے سوا کچھ نہیں۔"
(تذکرۃ الخلیل ص ۳۵۹)

اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

کیا وصف کروں اس کا ممتاز
انساں کی شکل میں فرشتہ دیکھا!

(تذکرۃ الخلیل ص تذکرۃ الرشید ص)

وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا شرک ہے مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:

"مولوی محمود حسن صاحب نگینوی فرماتے ہیں کہ میری خوش دامن صاحبہ جو اپنے والد کے ہمراہ مکہ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم رہیں۔ نہایت پارسا اور عابدہ و زاہدہ تھیں۔ سینکڑوں احادیث بھی ان کو حفظ تھیں۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا حضرت گنگوہی کے بہت شاگرد و مرید ہیں۔ مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا۔ جن ایام میں میرا قیام مکہ معظمہ میں تھا۔ روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت گنگوہی کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا۔ اور لوگوں سے سنا بھی کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔ گنگوہ سے تشریف لایا

کرتے ہیں۔"
(تذکرۃ الرشید ص ۲۱۲ ج ۲)

وہابیوں کا محبوب خدا علیہ افضل التحیۃ والصلاۃ والسلام کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں۔ مگر رشید احمد گنگوہی نے اپنے متعلق خود ہی یہ کہا ہے کہ:

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔" (تذکرۃ الرشید ص ۱۷ ج ۲)

وہابی امام الانبیاء صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سر عام یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کئی مقامات پر اللہ تعالے نے ان کی دعا کو قبول نہیں فرمایا۔ مگر اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

"مولوی خلیل احمد مستجاب الدعوات ہیں۔ اور ان کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔"
(تذکرۃ الخلیل ص ۳۵۵)

وہابی مولوی اکثر علماء مسلک حق اہلسنت وجماعت کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان حد سے زیادہ بیان کرتے ہیں۔ مگر دیوبندی وہابی حضرات کو نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ ہاں اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق یہ لکھنے کی توفیق ہو گئی ہے کہ:

"حضرت کے کمالات بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ان کا ادراک مجھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ بڑوں کو بھی مشکل تھا۔"
(تذکرۃ الخلیل ص ۳۵۸)

رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ:

---

۱ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء

محو بگویم تا قیامت نعت او
ہیچ آں را منقطع و غایت مجو!

(تذکرۃ الخلیل ص۹)

دیوبندی وہابی خلیل احمد انبیٹھوی نے شہنشاہِ ہر دو سرا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ:

"نفسِ بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں۔"

مگر مولوی رشید احمد گنگوہی کو زمانہ بھر میں بے مثل قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قطبِ عالم، غوثِ دوراں بے مثال!
گنجِ عرفاں نورِ ایقاں خوش خصال!

(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

خلیل احمد انبیٹھوی کا اپنے پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ نظریہ ہے کہ:

"میں تو اس دربار (رشیدی) کے کتوں کے برابر بھی نہیں۔"

(تذکرۃ الخلیل ص۱۰)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کی فریادرسی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

"قطبِ عالم، غوثِ دوراں بے مثال
گنجِ عرفاں نورِ ایقاں خوش خصال

(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

وہابی حضرات رحمتِ کائنات کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے

لہ براہین قاطعہ ص۳ مطبوعہ دیوبند   لہ زمانہ کے فریادرس۔

سے کچھ نہیں ہوتا۔لہ مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

ہادیٔ گم گشتگانِ راہِ حق!
حجتے بر خلق از ربّ الفلق!

(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کا مقولہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا ہے کہ:

"سن! قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔" (تذکرۃ الرشید ص۱۷ ج۲)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں جیسے کہ تم خود ہو۔ اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں۔ جس طرح تم خود ہو۔ (کتاب التوسل ص۱۱۳)

مگر اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

"حضرت والا کے متوسلین کے حسنِ خاتمہ کے بکثرت واقعات ہیں جن سے مقبولیت و برکات کا سلسلہ ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ خود حضرتِ والا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ حضرت حاجی (یعنی تھانوی صاحب کے پیر) کے سلسلے کی یہ برکت ہے کہ جو بلا واسطہ یا بالواسطہ حضرت سے بیعت ہوا اس کا بفضلہٖ تعالےٰ خاتمہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین گو مرید ہونے کے بعد دنیادار ہی رہے مگر ان کا خاتمہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ اولیاء اللہ کا سا ہوا۔"

(اشرف السوانح ص۸۶ ج۲)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ (جو کوئی کسی کے متعلق یہ سمجھے کہ) جو بات میرے

لہ تقویۃ الایمان ص۲۲

منہ سے نکلتی ہے وہ سب سُن لیتا ہے۔ اور جو خیال و وہم اس کے دل میں گزرتا ہے
وہ سب سے واقف ہے۔ سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کی باتیں
سب شرک ہیں۔
(تقویۃ الایمان ص۱۰)

لیکن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ
"اس امر کی تصدیق بارہا لوگوں سے سُننے میں آئی اور خود بارہا اس کا
تجربہ ہوا کہ جو بات دل میں لے کر آتے یا جو اشکال قلب میں پیدا ہوا
قبل اظہار ہی اس کا جواب حضرت والا کی زبان فیض ترجمان سے ہو گیا
یا باطنی پریشانی کی حالت میں حاضر ہوتے تو خطاب خاص یا خطاب
عام میں کوئی بات ایسی فرما دی جس سے تسلی ہو گئی۔ (اشرف السوانح ص۵۹ ج۳)

وہابیوں کے عقیدہ ہے کہ قبر کو بُت بنانا شرک کی ابتدا ہے۔ اس لیے اس
کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سُنائی دیتی ہیں جو تمہیں دکھائی دیتی ہیں کہ
عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے۔ جیسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً
کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کیں، معانقہ کیا اس
طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آ سکتی ہیں۔ مگر
یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر
فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔"
(کتاب الوسیلہ ص۱۵ مصنفہ ابن تیمیہ)

مگر اپنے کانگریسی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے متعلق یہ عقیدہ لکھا ہے کہ:
"مولوی ابراہیم صاحب کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے
اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے فرمایا۔
حضرت والا صاحب کھڑے ہیں تو ادب نہیں کرتا، حضرت مدنی
ہنس رہے ہیں۔ اور بُلا رہے ہیں، شاہ وصی اللہ صاحب آئے
ہیں۔ مجھ کو اُٹھاؤ۔" (دار العلوم بابت مارچ ۱۹۶۷ء ص۳۷)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم، امام عالیمقام
سیدنا حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام کی نذر ماننا حرام ہے۔[1] مگر مولوی
ثناء اللہ امرتسری کے لڑکے عطاء اللہ کی طبیعت ناساز ہو جاتے تو اس
صحت کے شکریہ پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا اپنی کتابیں تقسیم
کرنے کی نذر ماننا جائز ہے۔[2]

وہابیوں کے نزدیک قبلہ و کعبہ کہنا یا لکھنا ناجائز ہے۔ مگر اپنے سردار مولوی
ثناء اللہ امرتسری کو قبلہ و کعبہ لکھا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲، ۲۷ نومبر ۱۹۰۸ء)
مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد شیخ الہند
محمود الحسن نے مرثیہ میں لکھا ہے کہ:

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا!
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی[3]

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی کاموں
میں کوئی دخل نہیں۔[4]
مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:
جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا۔ (مرثیہ ص۱۰)
غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے نزدیک انبیاء بھی لا الہ الا اللہ
کی انسیت جاننے کے محتاج ہیں۔[5] مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی
کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

---

[1] اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲ کالم ۲، ۳، اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ [2] فتاوی رشیدیہ کامل
[3] مرثیہ ص۱۰ [4] اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲، ۵ جنوری ۱۹۲۵ء [5] کتاب التوحید مترجم ص۲۹

جامع مسجد شانِ رسول
خطیب
میاں مظہر حسین
... روڈ ...

جامع مسجد شانِ رسول
خطیب
میاں مظہر حسین
... روڈ ...

"درسیات کے پڑھنے اور پڑھانے اور مجاہدہ اور ریاضت
ان سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ ایسے حضرات کو اپنی
آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ان حضرات کو دیکھنے سے یہ سمجھ میں
آگیا کہ اسلام کیا چیز ہے۔"

وہابیوں کا نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ پاک پر زیارت کی نیت سے جانا حرام اور شرک ہے۔ مگر گنگوہ وغیرہ دیوبندی اکابر کے مزارات کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔

مودودی وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول احادیث قیاسیات بھی ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا اپنے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

"ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ تول
تول کر کہا ہے۔"

قارئین کرام! آپ نے دیوبندی اور اہلِ حدیث اکابر کی خود ساختہ وہابی توحید مطلعہ کر لیا ہے اب مسلمان خود فیصلہ فرمائیں جن کے نزدیک خدا کی یہ صفات ہوں ان کا اسلام اور مذہب کیسا ہوگا؟ پھر ان لوگوں کا کردار اور اسلامی حمیت بھی نے ملاحظہ فرمائی کہ اسلام کے نام پر بننے والی مملکت پاکستان کی کیسے ان لوگوں متحد ہو کر مخالفت کی۔

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مسلمانوں کو چاہیئے ایسے عقائد ایسے اکابر اور علماء سُوء سے بچیں۔ اور اللہ تعالٰی سے کٹے جانے والے وعدہ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ کا پاس فرمائیں

ملہ افاضات الیومیہ ص۳۶۲ ج۷ ۔ ملہ رسائل و مسائل ص۵۵ ج۱ ۔ ملہ رسائل و مسائل ص۳۰۶ ج۱

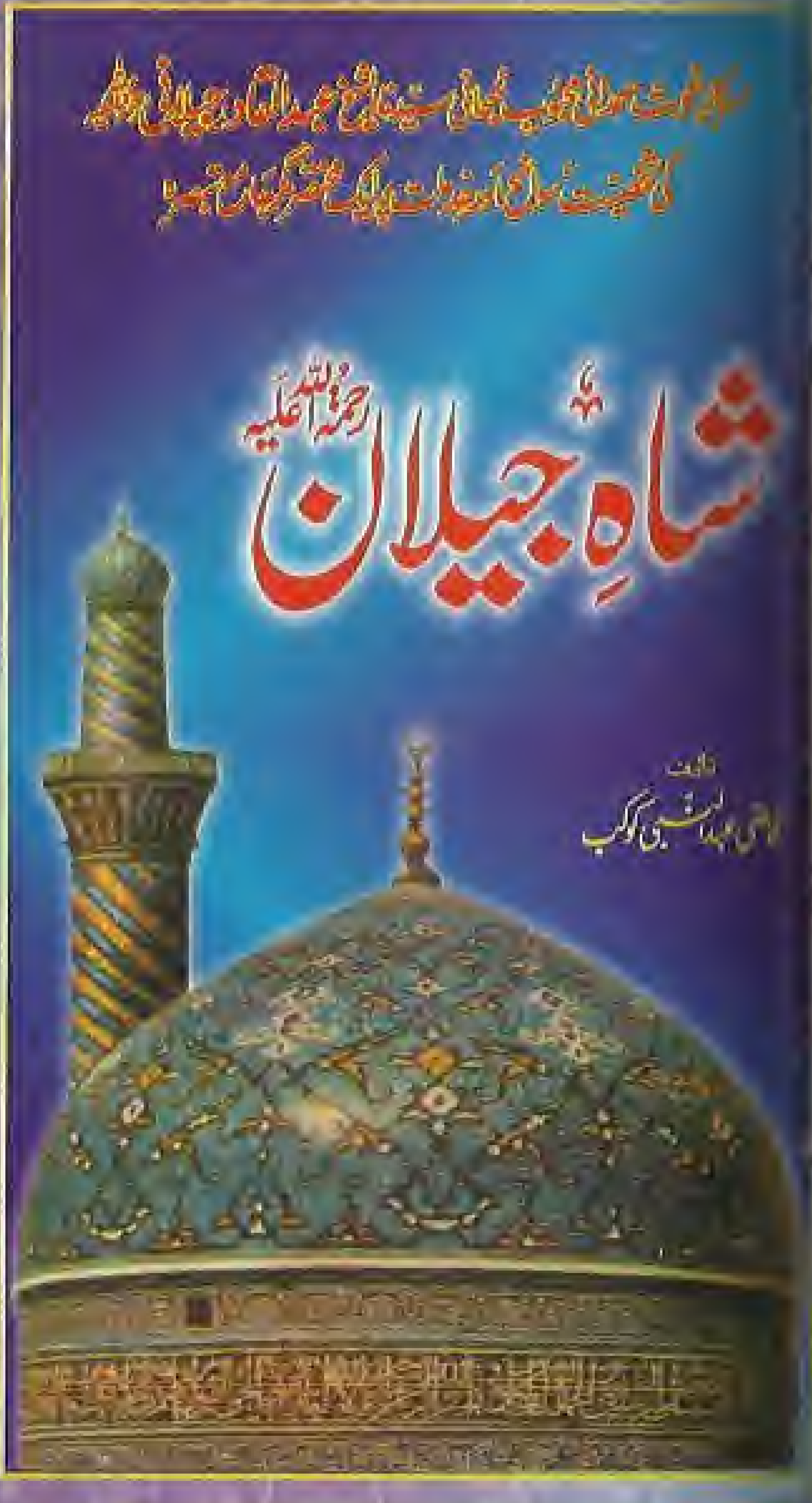

مدیراعلیٰ ماهنامه ماه طیبه سیالکوٹ

علامہ الحاج ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف